سُورۃ الانشراح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

۲-۵ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ○ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ○

کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸ حاشیہ)

ہم نے تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی اُتار دیا ہے اور تیرے ذکر کو اُونچا کر دیا ہے۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۷ حاشیہ)

رفتہ رفتہ صالح اِنسان ترقی کرتا ہوُا مطمئنّہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور یہاں ہی اس کا اِنشراح صدر ہوتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ہم انشراح صدر کی کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷راگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

ہم تیرا بوجھ اُتار دیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ اور تیرے ذکر کو اُونچا کریں گے۔

(تبلیغِ رسالت (مجموعہ اشتہارات) جلد دہم صفحہ ۱۳۱)

بغیر امتحان کے تو بات بنتی ہی نہیں اور پھر امتحان بھی ایسا جو کہ کمر توڑنے والا ہو۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑھ کر مشکل امتحان ہوُا تھا جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ۔ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ جب سخت اِبتلاء آئیں اور انسان خدا کے لئے صبر کرے تو پھر وہ ابتلاء فرشتوں سے جا ملاتے ہیں۔ انبیاء اِسی واسطے زیادہ محبوب ہوتے ہیں کہ ان پر بڑے بڑے سخت اِبتلاء آتے ہیں اور وہ خود ہی ان کو خدا تعالیٰ سے جا ملاتے ہیں۔ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۸، ۹)

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۗ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَبُشْرٰى لِكُلِّ مَنْ تَزَكّٰى وَاِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا فِيْ زَمَانٍ ضَرًّا وَضَيْرًا فَيَرَوْنَ فِيْ اٰخَرَ نَفْعًا وَخَيْرًا وَيَرَوْنَ رَخَاءً بَعْدَ بَلَاءٍ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا۔ (سرّ الخلافہ صفحہ ۳۷)

خدا تعالیٰ ہمارے مخالف علماء کے حال پر رحم فرماوے کہ وہ جو کارروائی کر رہے ہیں وہ دین کے لئے اچھی نہیں بلکہ نہایت خطرناک ہے۔ وہ زمانہ ان کو بھول گیا جب وہ منبروں پر چڑھ چڑھ کر تیرھویں صدی کی مذمت کرتے تھے کہ اس صدی میں اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے اور آیت فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا پڑھ کر اس سے اِستدلال کیا کرتے تھے کہ اس عُسر کے مقابل پر چودھویں صدی یُسر کی آئے گی لیکن جب اِنتظار کرتے کرتے چودھوی صدی آگئی اور عین صدی کے سَر پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص بدعویٰ مسیح موعود پَیدا ہوگیا اور نشان ظاہر ہوئے اور زمین و آسمان نے گواہی دی تو اوّل المنکرین یہی علماء ہوگئے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۵)

احباب میں سے ایک کو مخالفین کی طرف سے بہت تکالیف پہنچی ہیں۔ اس نے اپنا حال عرض کیا۔ فرمایا:
"آپ نے بہت تکالیف اُٹھائی ہیں۔ یہ بات آپ میں قابلِ تعریف ہے جس قدر ابتلاء ہوُا ہے اسی قدر انعام بھی ہوگا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)

قرآن شریف میں جب کہ یہ صاف فرما دیا ہے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا تو کیا ضروری نہ تھا کہ ان تنگیوں کی جن میں آج اسلام مُبتلا ہے انتہا ہوتی؟ اور یُسر کی حالت پَیدا ہوتی۔ بے شک ضرور تھا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۵ مورخہ ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ اوّل)

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر انسان اعلیٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے اُسی قدر اُس کو زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے پس استقلال اور ہمت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کرسکتا۔ اِس لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ پہلے مشکلات میں ڈالا جاوے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِسی لئے فرمایا ہے۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

ترجمہ از مرتب:۔ اِس میں ہر تزکیہ اختیار کرنے والے کے لئے بشارت ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب لوگ ایک زمانہ میں دُکھ اور تکلیف دیکھیں گے تو بعد میں وہ نفع اور بھلائی بھی دیکھیں گے اور دین و دُنیا میں ابتلاء دیکھنے کے بعد خوشحالی کا زمانہ بھی دیکھیں گے۔ (سرّ الخلافہ صفحہ ۳۷)

ساری لذت اور راحت دُکھ کے بعد آتی ہے۔ اِسی لئے قرآن شریف میں یہ قاعدہ بتایا ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ اگر کسی راحت سے پہلے تکلیف نہیں تو وہ راحت راحت ہی نہیں رہتی۔ اسی طرح پر جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو عبادت میں لذت نہیں آتی ان کو پہلے اپنی جگہ سوچ لینا ضروری ہے کہ وہ عبادت کے لئے کس قدر دُکھ اور تکالیف اُٹھاتے ہیں۔ جس قدر دُکھ اور تکالیف انسان اُٹھائے گا وہی تبدیل صورت کے بعد لذت ہوجاتا ہے۔ میری مُراد ان دُکھوں سے نہیں کہ انسان اپنے آپ کو بیجا مشقتوں میں ڈالے اور مَا لَا یُطَاق تکالیف اُٹھانے کا دعویٰ کرے؟ ہرگز نہیں۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ اوّل)

انسان کی زندگی کے ساتھ مکروہات کا سلسلہ بھی لگا ہؤا ہے۔ اگر انسان چاہے کہ میری ساری عمر خوشی میں گذرے تو یہ ہو نہیں سکتا۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ یہ زندگی کا چکر ہے جب تنگی آوے تو سمجھنا چاہیئے کہ اس کے بعد فراخی بھی ضرور آئے گی۔

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ اوّل)

اِسلام نے بڑے بڑے مصائب کے دن گذارے ہیں۔ اب اس کا خزاں گذر چکا ہے اور اَب اسکے واسطے موسم بہار ہے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی ہے مگر مُلّاں لوگ نہیں چاہتے کہ اِسلام اب بھی سرسبزی اختیار کرے۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)